UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

اسلامیات لازمی میٹرک سال اول کے نصاب میں شامل احادیث کا تحقیقی جائزہ

The Scholarly Evaluation of Aḥādi'th Prescribed for Secondary School Certificate Part-I

DOI: 10.33195/uochjrs-v1i2682018

ڈاکٹر محمد ماجد [*]
ڈاکٹر ارشد خان بنگش [**]

Abstract:

Islāmic Studies is included as a compulsory subject in the Syllabī taught in Schools, Colleges and Universities of Pakistān. While preparing the prescribed courses intended for Islāmic Studies (compulsory) special emphasis is placed on focusing the entire religion i.e Beliefs ,Worship, Ethics etc in the course. Translation and Tafsīr of Qur'ānic verses and Ḥadi'th is also made part of the curriculam. Along with the moderen education a student can also be informed about Islām , so that a young generation with a sound knowledge on all lines emerges from educational institutions to meet the future challenges. To achieve this goal great attention is paid to the preperation of the curricula by using experties in the field, but even then errors do ocure in the form of incorrect wording of the Ahadiths and inclusion of less authentic sayings of the holy prophet (SAW) which amounts to commiting a great sin by misguieding the youth regarding the factual position of the divine knowledge thus leaving the mind ill informed about their religion which might prove disastreous for the society in future as the young mind carries with him whatever he learns at school and his formative years. There is a great demand for judging the validity of the less authentic sayings of the holy prophet (SAW) and the need for passing them through research filters is being felt in the educational circles. The article under consideration here aims at probing into the details of the origin of the Aḥādiths prescribed for the1st part of the Secondary School Certificate Course.

Keywords: *Aḥādi'ths, Text Book, Matric, Mūstadrak, Ibn e Majā*

[*] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف منیجمنٹ سائنسز، باچاخان یونیورسٹی، چارسدہ، خیبر پختونخوا
[**] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف سوشیالوجی اینڈ جنڈر سٹڈیز، باچاخان یونیورسٹی، چارسدہ، خیبر پختونخوا

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i2682018

تعارفِ موضوع:

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح پر پڑھائے جانے والے نصاب میں اسلامیات بطور لازمی مضمون کے شامل ہے۔ اسلامیات لازمی کے نصاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں دین کے تمام شعبہ جات یعنی عقائد، عبادات، معاشرت، معاملات اور اخلاقیات کے متعلق مضامین شامل ہو۔ اسی طرح قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ و تفسیر اور احادیث نبویہ کو ترجمہ سمیت نصاب کا حصہ بنایا جاتا ہے، تاکہ دیگر عصری علوم کے ساتھ بچے کی اسلامی نہج پر تربیت بھی ہو سکے اور وہ دین کی بنیادی باتوں کو سکول کی سطح پر ہی سمجھ سکے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نصاب کی تیاری انتہائی تجربہ کار ماہرین تعلیم کے سپرد ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات نصاب میں ایسی احادیث شامل ہو جاتی ہے، جن کی صحت مشکوک ہوتی ہے یا حدیث کے اصل الفاظ کی بجائے معنوی روایات ذکر کی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ بات مسلمہ ہے کہ سکول کی سطح پر سیکھی گئی باتیں تمام زندگی ذہن میں رہتی ہیں اس لئے نصاب میں شامل ایسی احادیث کی نشاندہی کرنا جو حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہ ہو، بچوں کو پڑھانا کسی طور مناسب نہیں بلکہ قصداً ایسا کرنا ایک سنگین گناہ ہے۔ اس وجہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ نصاب میں شامل احادیث تحقیق کے مرحلے سے گزار کر ان کی صحت وضعف کی نشاندہی کی جائے۔ اسی ضرورت کو مد نظر رکھ زیرِ نظر آرٹیکل میں ٹیکسٹ بورڈ پشاور کے میٹرک سال اول کے نصاب میں شامل احادیث کی تحقیق و تخریج کی جائے گی۔

یہ آرٹیکل تین حصوں پر مشتمل ہوگا، ابتداء میں ایک تعارفی جائزہ شامل ہوگا۔ دوسرے حصے میں نصاب میں شامل احادیث کو نقل کرکے مصادر اصلیہ سے ان کی تخریج کی جائے گی اور ساتھ ساتھ ان کی اسناد سے مکمل بحث کرکے صحت وضعف کی نشاندہی کی جائے گی۔ تیسر حصے میں مقالے سے اخذ شدہ نتائج و تجاویز ذکر کئے جائیں گے۔

حدیث نمبر ا:

"أفضل الأعمال لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الاستغفار".

یہ حدیث تلاش بسیار کے بعد ان الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملی۔ البتہ اس حدیث کا پہلا حصہ جو **"لا إله إلا الله "** سے متعلق ہے، اس کو امام ترمذیؒ نے **"أفضل الذكر لا إله إلا الله"** کے الفاظ کے ساتھ نقل کرکے حسن غریب کا حکم لگایا ہے[1]۔ اس کے علاوہ یہی الفاظ سنن ابن ماجہ (۳۸۰۰) اور مستدرک (۱۸۳۴) میں بھی منقول ہے اور حاکم نے اسے صحیح

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

الاسناد قرار دیا ہے۔

علامہ ابن حجرنے " لا إله إلا الله " کے فضائل میں دیلمی کی روایت سے "أفضل الْعَمَل لَا إِلَه إِلَّا الله وَأفضل الدُّعَاء أسْتَغْفِر الله"[2] ذکر کی ہے جو اگرچہ ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں منقول حدیث سے معنیً انتہائی قریب ہے لیکن حدیث کی کسی اور کتاب میں نہیں ملی۔

حدیث نمبر ۲:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"

یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں "طلب العلم فريضة على كل مسلم و واضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير"[3] کے الفاظ کے ساتھ روایت ہے۔ جبکہ بیہقی نے سنن الکبری میں" اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ"[4] کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سنن ابن ماجہ نے جس سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اس میں حفص بن سلیمان موجود ہے، جس کو امام احمد بن حنبلؒ نے متروک الحدیث، یحییٰ بن معین لیس بثقة اور ابو زرعہ نے ضعیف الحدیث کہا ہے[5]۔علامہ بوصیری نے اس اسناد کو حفص بن سلیمان کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے[6]۔

امام بزار اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کثیر بن شنظیر سے حفص بن سلیمان نے روایت کی ہے اور وہ لین الحدیث ہے اور اس کے علاوہ بھی حفص نے سیدنا انسؓ سے طلب العلم فریضۃ جن اسانید کے ساتھ روایت کی وہ تمام کمزور وضعیف ہے[7]۔

جب کہ بیہقی نے جو "اطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس کے متعلق ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کا کوئی اصل نہیں اور ابن جوزی نے اس کو الموضوعات میں شامل کیا ہے[8]۔

علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اس حدیث کو چار مختلف اسانید کے ساتھ نقل کیا(جو عبد اللہ بن مسعود، ابو سعید الخذری، عبد اللہ بن عباس اور حسین بن علی رضوان اللہ علیہم اجمعین تک جا پہنچتے ہیں)اوران تمام اسانید کو مجروح رواۃ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے[9]۔

حافظ مزی نے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارک مختلف طرق سے منقول ہے اور کثرت طرق کی وجہ سے یہ حسن کے درجے تک پہنچتی ہے۔علامہ ذہبی نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق صالح ہے[10]۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

علامہ سیوطی نے بھی اس حدیث کے بعض طرق کو اجود کہا ہے۔علامہ عبد البر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے اسانید اگرچہ معلول ہیں لیکن معنًی یہ حدیث صحیح ہے[11]۔

حدیث نمبر۳:

''خیرکم من تعلم القرآن وعلمه''

یہ حدیث صحیح البخاری(۵۰۲۷)، سنن ابی داوٗد(۱۴۵۲)اور سنن الترمذی(۲۹۰۷)سمیت احادیث کی کئی کتابوں میں منقول ہے۔امام ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

یہ بات مدنظر رہے کہ یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوا ہے،ان تمام طرق میں کہیں نہ کہیں ضعف موجود ہے سوائے اس سند کے جو سیدنا عثمان بن عفانؓ کے واسطے آئی ہے۔سیدنا عثمانؓ جس سند میں موجود ہے وہ اس حدیث کی صحیح ترین سند ہے۔

حدیث نمبر۴:

"من صلى على مرة فتح الله له بابا من العافية"

یہ روایت احادیث کی کسی کتاب میں نہیں ملی ، نہ کسی شارح حدیث نے اس حدیث کو نقل کیاہے۔اس کے علاوہ اہل سنت میں سے کسی نے بھی اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔البتہ شیعہ مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے علامہ باقر مجلسی نے بحار الانوار[12]اور محمد بن محمد السبزواری نے جامع الأخبار[13]میں اس کو بغیر سند ذکر کئے نقل کیاہے۔لیکن ان دونوں حضرات نے بھی اس حدیث کو فتح اللہ علیہ کے الفاظ کے ساتھ نقل کیاہے، جبکہ ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں فتح اللہ لکھے الفاظ مذکور ہیں۔

حدیث نمبر۵:

"لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به"

اس حدیث کو علامہ بغوی نے شرح السنۃ(۱۰۴)، ابن بطۃ نے الابانۃ الکبریٰ(۲۷۹) اورابن ابی عاصم نے السنۃ(۱۵)میں نقل کیاہے۔ان سب کتب میں یہ حدیث نعیم بن حماد کی سند سے نقل کیاگیاہے اور اسی وجہ سے ابن ابی عاصم نے اس کو ضعیف کہاہے[14]۔

نعیم بن حماد مختلف فیہ راوی بعض ائمہ ان کی احادیث قبول نہیں کرتے۔امام نسائی نے حماد کو ضعیف اور لیس ثقۃ کہاہے۔امام ابوداوٗد فرماتے ہیں کہ حماد کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۰ کے قریب

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

احادیث ایسی ہیں، جن کا کوئی اصل نہیں [15]۔

لیکن دوسری جانب کئی ائمہ نے انہیں ثقہ کہا ہے جیسے امام احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے ان کو ثقہ کہا ہے [16] اور امام بخاری نے بھی ان کی احادیث نقل کی ہیں۔

حدیث نمبر٦:

"لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا"

یہ حدیث سنن ابی داوٗد(۴۹۴۳)، سنن الترمذی(۱۹۱۹)، مسند احمد(۲۳۳۰) اور المستدرک للحاکم (۲۰۹)سمیت کئی کتب میں منقول ہے۔ امام حاکم نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کو صحیح کہا ہے [17]۔

حدیث نمبر٧:

"الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي كِلَاهُما فِي النَّارِ"

ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں یہ حدیث " **کلَاهُما**" کے الفاظ کے ساتھ نقل ہے۔ حالانکہ ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملی۔ نہ ہی کسی محدث یا شارح نے اس کو ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ **کِلَاهُما** کے الفاظ مدرَج ہے، لیکن ان الفاظ کا ادراج کرنے والے کے متعلق معلوم نہ ہو سکا۔

علامہ طبرانی نے مسند بزار(۱۰۳۷) اور معجم الصغیر (۵۸)میں" **الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ**" [18] کے الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی سند کو اکثر ائمہ نے حسن وجید کہا ہے سوائے علامہ البانی کے جنھوں نے اس کو ضعیف کہا ہے [19]۔

البتہ اسی معنٰی کی کئی صحیح روایات کتب حدیث میں موجود ہیں جو ادراج اور ضعف سے محفوظ ہیں، ان احادیث میں سنن ابی داوٗد(۳۵۸۰)، سنن ترمذی(۱۳۳۷)، سنن ابن ماجہ (۲۳۱۳)، المستدرک(۷۰٦٦)میں روایت **"لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي"** [20]، مسند احمد(۹۰۲۳)، اور صحیح ابن حبان (۵۰۷٦) میں منقول **"لعن الله الراشي والمرتشي"** [21]، ابن ماجہ(۲۳۱۳)، مسند احمد(٦۹۸۴)، مصنف عبد الرزاق(۱۴٦٦۹) اور معجم طبرانی(۱۴۲۰۱)میں مذکور **"لعنة الله على الراشي والمرتشي"** [22] شامل ہیں۔

حدیث نمبر۸:

"ان أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا"

یہ حدیث مبارک شرح السنۃ(۳۴۹۵) للبغوی انہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ جبکہ سنن ابی

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

داؤد(۴۶۸۲)، سنن الترمذی ،المستدرک للحاکم(۲)اور مسند احمد (۷۴۰۲)سمیت احادیث کی کئی کتابوں میں "أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا" کے الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح[23]اور امام حاکم نے صحیح کہا ہے[24]۔

حدیث نمبر۹:

"كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته"

یہ حدیث مبارک انہی الفاظ کے ساتھ صحیح البخاری(۸۹۳) ، صحیح مسلم(۱۸۲۹) ، سنن ابی داؤد (۲۹۲۸) اور سنن ترمذی(۱۷۰۵)وغیرہ میں روایت کیا گیا ہے۔علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے صحیح کہا ہے[25]۔علامہ البانی نے بھی اس حدیث پر صحت کا حکم لگایا ہے[26]۔

حدیث نمبر۱۰:

"خير الناس من ينفع الناس"

یہ حدیث مبارک کنز العمال (۴۴۱۵۴)کے علاوہ کسی اور کتاب میں نقل نہیں کی گئی اور کنز العمال میں بھی علامہ سیوطی کے نسبت سے بغیر سند کے منقول ہے[27]۔علامہ عجلونی الدمشقی نے کشف الخفاء (۱۲۵۴)میں اس کے متعلق کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ حدیث ہے کہ نہیں[28]۔ البتہ کتب حدیث میں اس کے ہم معنی یہ روایت موجود ہے: **"خير الناس أنفعهم للناس[29]"**۔

لیکن اس حدیث کے متعلق بھی اتحاف الخیرۃ(۵۱۷۶) میں علامہ بوصیری نے فرمایا ہے کہ اس کی سند میں سکین بن ابی سراج موجود ہے جو کہ احادیث وضع کرتا ہے اور موضوعات کو روایت کرتا ہے۔اسی طرح امام بخاریؒ نے اسے منکر الحدیث کہا ہے[30]۔

نتائج وتجاویز:

1. ٹیکسٹ بورڈ کی کتاب میں شامل دس احادیث میں سے چھ احادیث (حدیث نمبر ۲،۳،۹،۸،۶) کی سند کو ائمہ نے صحیح قرار دیا ہے۔
2. حدیث نمبر ا ٹیکسٹ بورڈ کی نصاب میں موجود الفاظ کہیں بھی نہیں ملے البتہ اس معنی کے قریب دیگر الفاظ کتب میں ملے ہیں۔
3. حدیث نمبر ۴ کو کسی بھی محدث یا شارح نے نقل نہیں کیا اور شیعہ مکتبۂ فکر کے جن کتب میں نقل کیا گیا ہے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

وہاں بھی بغیر سند کے نقل ہے۔

4. حدیث نمبر ۸ مدرج ہے اور اس میں **کلاھما** کے الفاظ حدیث کا حصہ نہیں ہے۔
5. حدیث نمبر ۱۰ میں مذکورہ الفاظ کتب حدیث میں کہیں بھی نہیں ملے، البتہ معنوی طور پر اس سے قریب ایک روایت موجود ہے، لیکن محدثین نے اس کو بھی ضعیف کہا ہے۔
6. کسی بھی معاشرے میں نصاب بچوں کی ذہنی تربیت میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے بلکہ یہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ نصاب ہی سے معاشرے بنتے ہیں، لہٰذا نصاب سازی میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور خاص طور پر قرآن وحدیث کے معاملے یہ احتیاط ایک دینی فریضہ بن جاتا ہے۔
7. ٹیکسٹ بورڈ میں نصاب سازی کے لئے جو حضرات مقرر ہوتے ہیں ان کی صلاحیت و قابلیت شک و شبے سے بالاتر ہوتی ہے پھر بھی انسانی کام میں غلطیوں کا احتمال رہتا ہے۔اس لئے ٹیکسٹ بورڈ انتظامیہ اسلامیات کی نصاب سازی میں دیگر امور کے ساتھ احادیث کی صحت وضعف معلوم کرنے کے لئے بھی اس فن کے ماہرین سے رجوع کرنا چاہیے، تاکہ نصاب میں ضعیف وبے اصل احادیث شامل نہ ہو۔

حواشی وحوالہ جات

1 سنن الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة، رقم الحديث: ٣٣٨٣

2 الفتاویٰ الحديثية، أحمد بن محمد بن على بن حجر الهيثمي ،١ :٥۴، دار الفكر، بيروت

3 سنن ابن ماجة، افتتاح الكتاب فى الإيمان و فضائل الصحابة والعلم، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث:٢٢۴

4 المدخل إلى سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب العلم العام الذى لا يسع البالغ العاقل جهله، رقم الحديث: ٣٢٥

5 الجرح والتعديل، ابن أبى حاتم، عبد الرحمٰن بن محمد، ٣ :١٧٣، دار إحياء التراث العربى، بيروت، ١٢٧١هـ/١٩٥٢ء

6 مصباح الزجاجة فى زاوئد ابن ماجة، أحمد بن أبى بكر البوصيرى، ١:٣٠، دار العربية، بيروت، ١۴٠٣هـ/١٩٨٣ء

7 مسند البزار، مسند أبى حمزة انس بن مالک، رقم الحديث: ۶۷۴۶

8 الموضوعات، عبد الرحمٰن بن على بن محمد الجوزى، ١ :٢١٦،المكتبة السلفية، المدينة المنورة، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء

9 مجمع الزوائد و منبع الفوائد، على بن أبو بكر الهيثمي ،١ :١٢٠، مكتبة القدسى، القاهرة، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء

10 كشف الخفاء ومزيل الإلباس، اسمٰعيل بن محمد العجلونى،١ :١۵٦،المكتبة العصرية، بيروت، ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء

11 الدرر المنتثرة فى الأحاديث المشتهرة، عبد الرحمٰن بن أبى بكر السيوطى، ١ :١۴١، جامعة الملک سعود، رياض،

12 بحار الأنوار، علامه باقر مجلسى، ۹۴ :۴۱۱، إحياء الكتب الإسلامية، قم، ايران، ۱۴۳۰ھ/۲۰۱۰ء

13 جامع الأحبار، محمد بن محمد السبزوارى، فصل ٢٨، رقم الحديث:۳۴۴ مؤسسة أهل بيت لإحياء التراث، بيروت

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 1 | Issue 2 |Jan-June 2018
DOI: 10.33195/uochirs-v1i2682018

14 كتاب السنة، أبو بكر بن أبى عاصم الشيبانى، باب مايجب أن يكون **هوى** المرء تبعا لما جاء به النبى صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث: ١٥، المكتب الاسلامى، بيروت،١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء

15 جامع العلوم والحكم، عبدالرحمٰن بن أحمد بن رجب، ٢ :٣٩٤، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٢٢ھ/٢٠٠١ء

16 تهذيب الكمال فى أسماء الرجال، يوسف عبدالرحمٰن المزى، ٢٩ :٣٦٩، مؤسسة الرسالة، بيروت،١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء

17 المستدرک على الصحيحين، كتاب الإيمان، وأما حديث سمرة بن جندب، رقم الحديث: ٢٠٩

18 المعجم الصغير، سليمان بن أحمد الطبرانى، باب الألف، من اسمه أحمد ، حديث: ٥٨، المكتب الاسلامى، بيروت، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء

19 ضعيف الجامع الصغير وزيادته، محمد ناصرالدين بن الحاج نوح الألبانى، ١ :٦٢٤، المكتب الاسلامى، بيروت

20 سنن أبى داؤد، كتاب الأقضية، باب فى كر**اهية** الرشوة، حديث: ٣٥٨٠

21 مسند أحمد، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أبو **هريرة**ؓ، حديث: ٩٠٢٣، مؤسسة الرسالة، بيروت،١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء

22 سنن ابن ماجة، ابن ماجة محمد بن يزيد،كتاب الأحكام، باب التغليظ فى الحيف من الرشوة، حديث: ٢٣١٣، دار إحياء الكتب العربية ، حلب،

23 سنن الترمذى، أواب الرضاع، باب ما جاء فى حق المرأ على زوجها، رقم الحديث:١١٦٢

24 المستدرک على الصحيحين، كتاب الإيمان، رقم الحديث:٢

25 السراج المنير، عبد الرحمٰن بن أبى بكر السيوطى، ١ :٢٠٢، دار الصديق توزيع مؤسسة الريان، ١٤٣٠ هـ/٢٠٠٩ء

26 صحيح جامع الصغير و زيادته، ناصر الدين بن الحاج نوح البانى، ٢ :٨٣٨، المكتب الاسلامى، بيروت

27 كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال، على بن حسام الدين المتقى الهندي،١٦ : ١٢٨، مؤسسة الرسالة، بيروت،١٤٠١ هـ/١٩٨١م

28 كشف الخفاء ومزيل الإلباس، اسماعيل بن محمد العجلونى، ١: ٤٥٠، المكتبة العصرية، بيروت، ١٤٢٠هـ/٢٠٠٠ء

29 مسند الشهاب القضاعى، محمد بن سلامة القضاعى،٢ : ٢٢٣، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٤٠٧هـ/١٩٨٦م، رقم الحديث:١٢٣٤

30 إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، أحمد بن أبى بكر البوصيرى، ٥: ٥٢٥، دار الوطن للنشر، الرياض،١٤٢٠هـ/١٩٩٩ء

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).